امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ سے لئے گئے مواد کی دوسری قسط

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

خوفناک جانور

صفحات 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ''نیکی کی دعوت'' کے صفحہ 49 تا 65 سے لیا گیا ہے۔

خوفناک جانور

دُعائے عطّار

یا اللہ! جو کوئی 17 صَفْحات کا رِسالہ: ''**خوفناک جانور**'' پڑھ یا سُن لے اُس کے دل کو دُنیا کے خوف سے خالی کر کے اپنے خوف سے بھر دے اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو خود کھاؤ پہنو وُہی خُدّام کو بھی دو

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 246 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**منتخب حدیثیں**'' صَفحہ 156 تا 160 پر گالی کے صُدُور اور اِس پر نَدامت وغیرہ کے مُتَعلِّق دیئے گئے مضمون سے کچھ حصّہ بالتَّصرُّف پیش کیا جاتا ہے، سنئے اور اس میں سے خوب خوب ایمان افروز **مَدَنی پھول** چنئے چُنانچہ **بخاری شریف** میں ہے: حضرت سیِّدُنا مَعرُور رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ''رَبَذَہ'' (نامی مقام جو کہ مدینہ شریف سے تین منزل دُور ہے) میں ملاقات کی، وہ اور ان کا غلام ایک ہی جیسا جوڑا پہنے ہوئے تھے تو میں نے اس کے بارے میں ان سے سُوال کیا تو حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص سے جھگڑا کیا اور اس کو ماں کے حوالے سے بُرا کہا تو حُضورِ پُر نور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اے ابو ذر! تم نے اس کی ماں کی نسبت

بُرے الفاظ کہے تم ایسے آدمی ہو کہ تمہارے اندر جاہِلیَّت کی خَصلَت ہے۔ تمہارے لونڈی غلام تمہارے (دینی) بھائی ہیں، **اللہ** تعالیٰ نے ان لوگوں کو تمہارا ماتَحت بنا دیا ہے تو جس کا بھائی اُس کے ماتَحت ہو، اُس کو چاہئے کہ جو خود کھائے اُس کو کھلائے اور جو خود پہنے اُس کو پہنائے اور تم اُن خادِموں کو ایسے کاموں کی تکلیف مت دو جو اُنہیں لاچار کر دے اور اگر تم ایسی تکلیف دو (یعنی کوئی مَشَقَّت کا کام دو) تو خود بھی کام میں ان کی مدد کرو۔ (صَحیح بُخاری ج ١ ص ٢٣ حدیث ٣٠)

عظیمُ الشّان ندامت اور انوکھا کفّارہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا اَبوذَر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جس شخص کو غَلَط الفاظ کہے تھے، وہ حضرتِ سیِّدُنا **بلالِ حبشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔ وہ الفاظ **مَعاذَاللہ** کوئی مُرَوَّجہ (مُ۔رَوْ۔وَجہ) گندی گالی نہیں تھی، بس اتنا کہہ دیا تھا کہ (اے کالی ماں کے بیٹے) حضرتِ سیِّدُنا بلالِ حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب دربارِ رسالت میں اس کی شکایت کی تو **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا اَبوذَرِ غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ڈانٹا اور نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا اَبوذَرِ غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ پر اس کا کیا رَدِّ عمل ہوا، یہ بَہُت ہی لَرزہ بَراَندام کر دینے والی داستان ہے، اس کو سنئے اور خدا عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرز یئے: چُنانچہ دربارِ رسالت کی مَلامَت سُن کر فوراً ہی حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَرِ غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرتِ سیِّدُنا **بلالِ حبشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں نَدامت کے ساتھ حاضِر ہوئے اور ایک دم اپنا حَسین رُخسار (یعنی گال) زمین پر رکھ کر انتہائی لَجاجَت کے ساتھ روتے اور گڑگڑاتے ہوئے کہا: ''**اے بلال!** جب تک تم اپنے قدم کے تَلوے سے میرے اِس رُخسار (یعنی گال) کو نہ رَوندو گے میں اُس وَقت تک اپنا یہ چِہرہ ہرگز ہرگز زمین سے نہیں اُٹھاؤں گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَرِ غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے شدید اِصرار سے مجبور ہو کر حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بادِلِ ناخواستہ (با۔دِلے۔نا۔خاس۔تہ) اپنا قدم سیِّدُنا اَبوذَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مبارَک چِہرے پر رکھ کر فوراً ہی ہٹالیا اور حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَرِ غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مُعاف کر دیا۔ (اِرشادُالسّاری ج ١ ص ١٩٧)

ابوذرِ غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ پیکرِ پرہیزگاری تھے

حضرتِ سیِّدُنا علامہ قَسطَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اِس واقِعے کے بارے میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَرِ غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ عار (یعنی غیرت) دلانے والی بات حضرتِ سیِّدُنا **بلالِ حبشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے اُس وَقت کہی تھی جبکہ حضرتِ سیِّدُنا اَبوذَر

غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اِس قسم کے الفاظ کی حُرمت (یعنی حرام ہونے) کا علم نہیں ہوا تھا۔ ورنہ حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسے پیکرِ تقوٰی و پرہیز گاری سے ایسی بات کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِسی لیے حُضُورِ پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے صِرف یہ لَفظ کہہ کر ان کی سَرزَنِش (یعنی ملامت) فرمائی کہ "تمہارے اندر ابھی جاہِلیّت کی خَصلَت باقی ہے۔" اور یہ زَجرو توبیخ (زَجْ۔ رَو۔ تَو۔ بی۔ خ۔ یعنی ڈانٹ ڈپٹ) بھی ان کے بُلند مَراتِب کی وجہ سے ہوئی کہ اتنے بڑے آدمی کی زَبان سے اِتنی چھوٹی اور گری ہوئی بات نہیں نکلنی چاہئے تھی۔ (ایضاً)

سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ کی استقامت

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ بہُت ہی قدیمُ الاسلام صَحابی ہیں، یہاں تک کہ بعض عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام کا قول ہے کہ اسلام قَبول کرنے میں باہری (غیر حجازی) صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوان کے اندر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پانچواں نمبر ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مسلمان ہونے کا پورا حال بخاری شریف میں مُفَصَّل مذکور ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایمانی جذبے کا حال یہ تھا کہ قبولِ اسلام کے بعد چند دن تک بلند آواز سے روزانہ مَجمعِ کُفّار میں اپنے اسلام کا اِعلان فرماتے اور کُفّارِ مکّہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر پِل پڑتے اور اِس قدر زَدوکوب یعنی مار پیٹ کرتے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ لَہُولُہان ہو کر بے ہوش ہو جاتے مگر جُوں ہی ہوش میں آتے پھر اپنے اسلام کا اِعلان فرماتے۔ (منتخب حدیثیں ص ۱۵۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

خدایا بَحَقِّ بِلال و ابو ذَر   مجھے دِین پر استِقامت عطا کر
الٰہی نہ کچھ پوچھنا روزِ محشر   مجھے بخش بہرِ بِلال و ابو ذَر
الٰہی برائے بِلال و ابو ذَر
مجھے خُلد میں دے جوارِ پیَمبر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

قِیامت کے قریب ایک خوفناک جانور نکلے گا

برائے کرم! نیکی کی دعوت کی اَہَمِّیَّت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ جب قِیامت قریب آجائے گی تو لوگ نیکی کی دعوت تَرک کر دیں گے، ان کی اِصلاح کی کوئی اُمّید باقی نہ رہے گی۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے

پاکیزہ قراٰن، ''**کنزالایمان مَع خزائنُ العِرفان**'' صَفْحَہ 712 پر پارہ 20 **سُورَۃُ النَّمل** کی آیت نمبر 82 میں ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عظیم ہے:

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ۠ (۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب بات اُن پر آپڑے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک **چوپایہ** نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔

بات کرنے والا عجیب شکل کا جانور

حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی ان پر غَضَبِ الٰہی ہوگا اور عذاب واجِب ہو جائے گا اور حُجّت پوری ہو چکے گی، اس طرح کہ لوگ **اَمْرٌ بِا لمَعرُوف وَ نَہیٌ عَنِ الْمُنْکَر** (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) ترْک کر دیں گے اور ان کی دُرُستی کی کوئی اُمّید باقی نہ رہے گی یعنی قِیامت قریب ہو جائے گی اور اُس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اُس وَقت توبہ نَفْع نہ دے گی۔ **مزید فرماتے ہیں:** اُس چَوپائے کو دَابَّۃُ الْاَرض کہتے ہیں، **یہ عجیب شکل کا جانور** ہوگا جو کوہِ صَفا (واقِع مکۃُ المکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً) سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بَہُت جلْد پھرے گا، فَصاحت کے ساتھ کلام کرے گا، ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام سے نورانی خط (یعنی روشن لکیر) کھینچے گا، کافِر کی پیشانی پر حضرتِ سُلیمان عَلَیْہِ السَّلام کی اَنگُشتری (اَن۔گُش۔تری یعنی انگوٹھی) سے سیاہ مُہر لگائے گا۔ **مزید فرماتے ہیں:** اور بزَبانِ فَصیح (یعنی صاف الفاظ میں) کہے گا: ھٰذَا مُؤْمِنٌ وَّ ھٰذَا کَافِرٌ (یعنی) یہ مؤمن ہے اور یہ کافر ہے۔ **مزید فرماتے ہیں:** یعنی قراٰنِ پاک پر ایمان نہ لاتے تھے، جس میں بَعث (یعنی قِیامت میں اٹھائے جانے) وحساب وعذاب وخُروجِ دَابَّۃُ الْاَرض (یعنی چوپایہ نکلنے) کا بیان ہے۔

جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہوگا

مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خوفِ خدا سے روتے ہوئے **سُورَۃُ التَّکاثُر** پڑھنے کے تعلُّق سے نہایت دِلرُبا انداز میں **نیکی کی دعوت** ارشاد فرمائی۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جَریر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سرور، مدینے کے تاجور،

محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا: میں تمہارے سامنے **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** پڑھتا ہوں تم میں سے **جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔** چُنانچِہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے پڑھا۔ ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ روئے۔ جو نہیں رو سکے تھے اُنہوں نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم نے رونے کی کوشش کی مگر نہ رو سکے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا، اُس کے لئے **جنّت** ہوگی اور جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنالے۔ (نوادرُ الاصول ج ۱ ص ۶۱۱ حدیث ۸۶۲)

قابلِ رشک مَدَنی مُنّا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس روایت میں ہمارے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نہایت اُچھوتے انداز میں **نیکی کی دعوت** دینے کا رِقّت انگیز بیان ہے۔ اِس روایت سے معلوم ہوا کہ میرے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے جسے چاہیں جو چاہیں عنایت فرمادیں، جبھی تو فرمایا: ''**جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔**'' اِس روایت میں قراٰنِ کریم کے آخِری پارے کی 8 آیتوں پر مشتمل **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کا تذکرہ ہے، جس کے پڑھنے والے کو ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، اِس میں قبر و آخرت اور جہنَّم کا انتہائی لرزہ خیز بیان ہے، کاش! ہم کنزالایمان سے اِس کا ترجَمہ ذِہن نشین کرلیں اور جب بھی یہ سورت پڑھیں یا سنیں خوفِ خدا سے رونا نصیب ہوجائے۔ آیئے! اِس سورت کے حوالے سے ایک ایسے **مَدَنی مُنّے** کی پُرسوز **حکایت** سنتے ہیں، جس نے عملی طور پر خوفِ خدا بھری **نیکی کی دعوت** دے کر ہر ایک کو حیرت میں ڈال دیا!

چُنانچِہ ایک بُزُرگ نے کسی مدرَسے کے باہَر ایک مَدَنی مُنّا دیکھا جو کھڑا رو رہا تھا۔ اِسْتِفْسار (یعنی پوچھنے) پر اُس نے بتایا، ہمارے استاذ صاحِب نے آج کے سبق میں تختی پر بعض آیاتِ کریمہ لکھوائی ہیں، جو مجھے رُلا رہی ہیں، یہ کہتے ہوئے اُس نے تختی آگے بڑھادی۔ اُس میں لکھا تھا:

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ؕ﴿۵﴾ (پ ۳۰، التکاثر: ۱تا۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رَحم والا۔ تمہیں غافِل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کے تم نے قبروں کا مُنہ دیکھا۔ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی مَحبَّت نہ رکھتے۔

مَدَنی مُنّا برابر روئے جارہا تھا، وہ بُزُرگ اُس کی یہ رِقَّت دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر (مُت۔ءَث۔ثِر) ہوئے اور فرمانے لگے: بیٹا! اِس سورت کا سبق یہاں تک پورا نہیں ہو جاتا بلکہ آگے بھی ہے، جو شاید تمہیں کل دیا جائے۔ یہ کہتے ہوئے اُنہوں نے **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کی بَقِیّہ آیاتِ کریمہ بھی سُنا دیں جو یہ ہیں:

لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّہَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾ (پ ۳۰، التّکاثر: ۶تا۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ضَرور جہنَّم کو دیکھو گے۔ پھر بے شک ضَرور اُسے یقینی دیکھنا دیکھو گے۔ پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہو گی۔

مَدَنی مُنّا جہنَّم کا تذکِرہ سُن کر تھرَّا اُٹھا، کانپتا ہوا گرا اور تڑپنے لگا اور پچھاڑیں کھا کھا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اُس کا اُستاذ لپک کر آیا اور اُس نے اُن بُزُرگ کو پکڑ لیا۔ لوگ اِکٹھے ہو گئے، مرحوم مَدَنی مُنّے کے ماں باپ بھی آپہنچے۔ اُن بُزُرگ کو بطورِ قاتِل عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ قاضی صاحب نے اُن بُزُرگ سے صفائی طَلَب کی تو اُنہوں نے سارا ماجرا (ما۔جَ۔را) کہہ سُنایا۔ یہ سُن کر قاضی صاحِب نے فرمایا: یہ **مَدَنی مُنّا** انتہائی سعادت مند تھا اور خوفِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی تلوار سے شہید ہوا ہے۔ اُن بُزُرگ کو باعِزّت بَری کر دیا گیا۔ (مُلَخَّص از نُزْھَۃُ الْمجالِس ج ۲ ص ۹۴) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان**

کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی مُنّے کے خوفِ خدا پر فِدا، سنتے ہی آیتیں ڈھیر جو ہوگیا
کاش! مل جائے مجھ کو بھی ایسی وِلا، میرے مرنے کا باعِث ہو خوفِ خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے روتے نیکی کی دعوت دی

مدینہ ۳ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے عالَم میں روتے ہوئے **نیکی کی دعوت** اِرشاد فرمانے کی ایک رِقّت انگیز روایت مُلاحَظہ کیجئے چُنانچِہ **''اِبْنِ ماجہ''** کی حدیثِ پاک ہے: حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قَبْر کے کَنارے بیٹھے اور اِتنا روئے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چشمانِ اقدس (یعنی پاکیزہ آنکھوں) سے نکلنے والے آنسوؤں سے مِٹّی نَم (یعنی گیلی) ہوگئی۔ پھر فرمایا: اِس (قَبْر) کے لئے تیّاری کرو۔ (سُنَنِ ابن ماجہ ج ٤ ص٤٦٦ حدیث ٤١٩٥)

قَبْر دیکھ کر سیِّدُنا عثمانِ غنی گِریہ وزاری فرماتے

مدینہ ٤ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **خوفِ خدا سے روتے ہوئے نیکی کی دعوت** اِرشاد فرمائی، میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قَبْر و حَشْر کے مُعامَلات میں ہر طرح کے عذاب سے یقینی قطعی طور پر مَحفوظی کے باوُجود قَبْر کے حالات کی حقیقی معرِفت (یعنی پہچان) کی وجہ سے خوفِ خدا کے سبب اِس کے تذکرے پر رَو دیئے۔ امیرُ الْمُؤمِنین ذُوالنّورَین، جامعُ القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ قطعی جنّتی ہونے کے باوُجود بھی قَبْر کی زِیارت کے موقع پر آنسو روک نہ سکتے تھے چُنانچِہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 695 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''اللہ والوں کی باتیں'' (جلد اوّل) کے صَفْحہ 139 پر ہے: امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غُلام (حضرتِ سیِّدُنا) ہانی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں کہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی قَبْر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قَدَر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رِیش (یعنی داڑھی) مبارَک تَر ہو جاتی۔ (ترمذی ج ٤ ص١٣٨ حدیث ٢٣١٥) اَلْمَواعِظُ الْعَصْفُوْرِیَہ میں اِس حِکایت کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اُس میں کچھ یوں بھی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے قَبْر کو دیکھ کر بَہُت زیادہ رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیوں کہ قَبْر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے اُس کیلئے اُس کی قَبْر جنّت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جنّت ہے اُس کی قَبْر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دنیا کی زندگی بطورِ قید تھی موت اُس کی رِہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہِشات کو تَرک کیا وہ آخِرت میں پورا پورا حصّہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا اِسے چھوڑے وہ خود دُنیا کو ترک کر (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قبل اُس عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قَبْر کا مُعامَلہ اُس کی دُنیوی زندگی کے مطابِق ہے یعنی نیکیوں میں زندگی گزاری تو قَبْر میں راحتیں اور اگر بدیاں کرتے ہوئے مَرا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظۂ حسنہ، ص٦١۔٦٢)

کسی کی قبر باغ اور کسی کی قبر میں آگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قَبْر کے اندرونی حالات پر خوب غور فرمایا کرتے ہیں اور افسوس! ہم بار ہا قبریں دیکھتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے، کاش! ہم بھی سنجیدگی سے غور کرنے والے بنیں۔ باہَر سے بظاہِر یکساں نظر آنے والی قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قَبْر اندر سے گل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قَبْر سُلگتی

اَنگارہوتی اور وہ قَبْر سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے اور یہ بھی یاد رہے! قَبْر میں عَقْل سلامت رہے گی، لٰہذا جو نیک بندے ایمان سلامت لئے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی رِضا پر دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں، وہ بعدِ وفات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کو پہنچتے ہیں اور ان کے بس مزے ہی مزے ہوتے ہیں مگر گناہوں بھری زندگی گزار کر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی کے ساتھ جو لوگ مرتے اور قَبْر میں اُترتے ہیں، ان کی بس شامت ہی آجاتی ہے۔ چُونکہ عَقْل و ہوش سب سلامت ہوتے ہیں لٰہذا مرنے والے کو قَبْر میں سب کچھ سمجھ آرہی ہوتی ہے، دیکھنے سننے کی قوّت خَتْم ہونا کُجا مزید بڑھ جاتی ہے اور مُردہ بُہت کچھ دیکھ اور سُن رہا ہوتا ہے، اُس کے دوست اَحباب دَفْن کرنے کے بعد اُسے واپَس جاتے صاف صاف دکھائی دے رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اُن کے قدموں کی چاپ بھی سنائی دے رہی ہوتی ہے۔

قَبْر کی تنہائی

صِرف اِتنا سوچئے کہ گناہوں کے سبب قبر میں بِالفرض اور کوئی عذاب نہ بھی ہو صِرف اتنا ہی مُعاملہ ہو کہ بس یوں ہی بندہ گُھپ اندھیری قَبْر میں تنہا بند پڑا رہے، خدا کی قسم! اس میں بھی بُہت کچھ عبرت ہے، سوچئے تو سہی! اُس کا وَقْت کیسے پاس ہوگا نیز قَبْر کے ایسے خوفناک اندھیرے اور تنہائی کے وَحشت بھرے ہوش رُبا ماحول میں گنہگار انسان پر کیا گزرے گی! اس کا ہر ذِی شُعور کچھ نہ کچھ اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ تو صِرف احساس دِلانے کیلئے عرض کیا ہے ورنہ قَبْر کے ایسے ایسے عذابات منقول ہیں کہ سُن کر آدمی کے رُونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق عَلَیہ رَحمَۃُ اللہِ القُدُّوس سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زِنا میں مُبتَلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دو سانپ مقرّر کردیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (کتابُ ذِکر الموت مَع موسُوعَہ امام ابن اَبِی الدُّنیا ج ۵ ص۴۷۶ رقم۲۵۷) ذرا اتنا ہی غور کرلیجئے کہ صِرف ایک نَماز تَرک کرنے پر یا ایک بار جُھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بدنگاہی کے باعِث یا ایک بار گانا سننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی

نکالنے یا ایک بار غصّے سے بلا اجازتِ شَرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی مُنڈانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ **قبر** کے اندر گُھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوُّر ہی لَرزَہ دینے والا ہے۔ یہ تو صِرف دُنیوی تصوُّر ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہوگا وہ کون برداشت کر سکے گا! ''**حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء**'' میں روایت ہے: ''جب بندہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔'' (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۱۰ ص۱۲ رقم۱۴۳۱۸) ہم عذابِ قبر و جہنَّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان چاہتے ہیں۔

کر لے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی
قَبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی (وسائلِ بخشش ص۶٦٧)

تیری جوانی کہیں دھوکے میں نہ ڈال دے!

مشہور وَلیُّ اللہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمّار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار نے ایک نوجوان پر انفرادی کوشش کرکے اُسے **نیکی کی دعوت** دیتے ہوئے فرمایا: اے جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈال دے، کئی جوانوں نے توبہ میں دیر کردی، لمبی اُمّید رکھی، موت کو یاد نہ کیا اور کہا: میں کل یا پرسوں توبہ کرلوں گا، وہ توبہ سے غافل رہے۔ آخر قبر کے پیٹ میں چلے گئے۔ ان کو مال، غلام، ماں باپ اور اولاد نے کچھ نَفع نہ دیا جیسا کہ قراٰن کریم میں پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء کی آیت نمبر 88 تا 89 میں ارشاد ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے

ہوئے نامْوَر بے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

قلبِ سلیم کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''قلبِ سَلِیم'' یعنی سلامت دل، اس سے مُراد ہے دل کا بدعقیدگیوں سے پاک ہونا۔ صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الہادی ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: جو شرک، کُفر و نِفاق سے پاک ہو اُس کو اُس کا مال بھی نَفع دے گا جو راہِ خدا میں خَرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالِح (یعنی نیک) ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اُس کے عمل مُنْقَطَع ہو (یعنی رُک) جاتے ہیں سوا تین کے، ایک صَدَقۂ جارِیہ، دوسرا وہ مال جس سے لوگ نَفع اُٹھائیں، تیسری نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔ [مُسلِم ص ۸۸۶ حدیث ۱۶۳۱] (خزائنُ العرفان ص ۵۹۳)

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں

رکھ لو بھرم خدارا عطّار قادِری کا (وسائلِ بخشش ص ۱۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پانچ سے مَحبّت اور پانچ سے غفلت

غفلت سے بیدار کرنے والے نیکی کی دعوت پر مَبنی پانچ مَدَنی پھول ملاحظہ ہوں، **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یُحِبُّوْنَ خَمْسًا وَّ یَنْسَوْنَ خَمْسًا۔ میری اُمّت پر وہ زمانہ جلد آئے گا کہ وہ پانچ سے مَحبّت رکھیں گے اور پانچ کو بھول

جائیں گے (۱) **يُحِبُّوْنَ الدُّنيَا وَ يَنسَوْنَ الْاٰخِرَةَ** دنیا سے مَحبَّت رکھیں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے (۲) **وَيُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَ يَنسَوْنَ الْحِسَابَ** مال سے مَحبَّت رکھیں گے اور مُحاسبے کو بھول جائیں گے (۳) **وَيُحِبُّوْنَ الْخَلْقَ وَيَنسَوْنَ الْخَالِقَ** مخلوق سے مَحبَّت رکھیں گے اور خالِق کو بھول جائیں گے (٤) **وَيُحِبُّوْنَ الذُّنُوْبَ وَيَنسَوْنَ التَّوْبَةَ** گناہوں سے مَحبَّت رکھیں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے (۵) **وَ يُحِبُّوْنَ الْقُصُوْرَ وَيَنسَوْنَ الْمَقْبَرَةَ** مَحلّات سے مَحبَّت رکھیں گے اور قبرِستان کو بھول جائیں گے۔ **(مُکاشَفَةُ الْقُلوب ص ٣٤)**

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی

بس اب اپنے اِس جَہل سے تو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گانے باجوں سے توبہ نصیب ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، موت کا تصوُّر جمانے، خود کو عذابِ قبر و جہنَّم سے ڈرانے، گناہوں کی عادت مِٹانے، اپنے آپ کو سنّتوں کا پابند بنانے، دل میں عِشقِ رسول کی شمع جلانے اور جنّت الفردوس میں مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی اِبتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جَمع کرواتے رہئے۔ آیئے آپ کی ترغیب وتَحریص

کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں: بابُ الاسلام (سندھ) حیدر آباد کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں دُنیا کی رنگینیوں میں زندگی گزارنے والا ایک چھیل چھبیلا نوجوان تھا، نمازوں سے کوسوں دُور اور سنّتوں سے محروم تھا، دُنیا کی بے شُمار نازیبا حرکتوں جیسا کہ گانے باجوں، فلموں ڈراموں وغیرہ وغیرہ کی لپیٹ میں تھا۔ میرے مَدَنی ماحول میں آنے کا سبب کچھ اس طرح بنا کہ خوش قسمتی سے **رَمَضَانُ الْمُبارَک** ۱۴۲۹ھ بمطابق 2008ء میں **مَدَنی چینل** کا آغاز ہوا اور کیبل پر اس کے مَدَنی سلسلے جاری ہوگئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے میں نے ان سلسلوں کو دیکھا تو مجھے بہت اچّھے لگے، اب میں اکثر و بیشتر مَدَنی چینل ہی دیکھنے لگا، ایک بار مَدَنی چینل پر سنّتوں بھرا بیان **''کالے بچّھو''** سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں خوفِ خدا سے لرز اٹھا، میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے چہرے پر داڑھی سجانے کی نیّت کر لی اور مَدَنی چینل پر جب ''گانوں کے 35 کفریہ اشعار'' نامی بیان سنا تو میں نے گھبرا کر ہاتھوں ہاتھ گانے سننے سے بھی توبہ کر لی۔ مَدَنی چینل پر جب بیعت کروائی گئی تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں **حُضُور غوثِ اعظم** سیِّدُ ناشیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا مُرید ہو کر قادِری بن گیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے نمازِ باجماعت کی پابندی شُروع کر دی ہے۔ کرم بالائے کرم! یہ تحریر پیش کرتے وَقت عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بابُ المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ماہِ **رَمَضَانُ الْمُبارَک** کے 30 روزہ سنّتوں بھرے اعتکاف میں شریک ہوں۔

مَدَنی چینل سنّتوں کی لائیگا گھر گھر بہار — مَدَنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہو نہ پیار

اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شِفا — آن کرتے ہی رہو تم مَدَنی چینل کو سدا

اِس میں عصیاں سے حفاظت کا بہت سامان ہے — اِن شاءَ اللہ خُلد میں بھی داخِلہ آسان ہے (وسائلِ بخشش ص۲۰۵۔۲۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دیتے ہوئے خوفِ خدا سے رو پڑے

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِين ''نیکی کی دعوت'' دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے، اگر راہ چلتے بلکہ دورانِ سفر بھی موقع ملتا تو ''نیکی کی دعوت'' ارشاد فرماتے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن بشّار عَلَيهِ رَحمَةُ اللهِ الغَفَّار فرماتے ہیں کہ میں فَسَوی عَلَيهِ رَحمَةُ اللهِ القَوِی کے ہمراہ مُلکِ شام کی طرف جارہا تھا کہ راستے میں ایک شخص لپک کر آپ رَحمَةُ اللهِ تعالٰی علیہ کے سامنے آیا اور سلام کرنے کے بعد عرض کرنے لگا: ''اے ابو یوسف! مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے۔'' یہ سن کر آپ رَحمَةُ اللهِ تعالٰی علیہ رو پڑے اور (نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا: اے بھائی! بے شک شب و روز کا (جلد جلد) آنا جانا، آپ کے بدن کے گُھلنے، عمر کے ختم ہونے اور ہر دم موت کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جانے کا پتا دے رہا ہے۔ اِس لئے میرے بھائی! آپ کو اُس وَقت تک ہرگز مُطْمَئِن ہو کر نہ بیٹھ رہنا چاہئے جب تک کہ اپنے اچّھے خاتمے کا معلوم نہ ہو جائے نیز یہ پتا نہ چل جائے کہ جنّت میں جانا ہے یا کہ جہنَّم ٹھکانا ہے؟ اور یہ خبر نہ ہو جائے کہ آپ کا پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ آپ کے گناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل و رَحمت کے سبب آپ سے راضی ہے۔ اے کمزور انسان! اپنی اوقات مت بھولئے! آپ کا آغاز ایک ''ناپاک قطرہ'' ہے جبکہ انجام سڑا ہوا مُردہ۔ اگر ابھی یہ نصیحت سمجھ نہیں بھی آ رہی تو عنقریب سمجھ میں آجائے گی جس وَقت آپ قَبْر میں جائیں گے۔ وہاں گناہوں پر نَدامت تو ہوگی مگر کام نہ دے گی۔ یہ فرما کر آپ رَحمَةُ اللهِ تعالٰی علیہ رونے لگے اور وہ شخص بھی جذباتِ تَاَثُّر سے رونے لگا۔ راوی کہتے ہیں: ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ (ذَمُّ الھَوٰی ص ۴۳۷ مُلَخصاً)

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی
جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا رہوں گا نہ تیری قسم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

کسی کو روتا دیکھو تو رو پڑو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کا خوفِ خدا! کہ بسا اوقات نیکی کی دعوت دیتے ہوئے انہیں خوفِ خدا کے سبب رونا آجاتا تھا۔ آج بھی اگر نیکی کی دعوت دیتے ہوئے خوفِ خدا سے کوئی رو پڑے، روتے ہوئے بیان کرے، رو رو کر دعا کرے، تلاوتِ قراٰن یا نعت شریف سُن کر رو پڑے تو یہ اُس کیلئے بڑی سعادت کی بات ہے۔ اُس کو رِیا کار سمجھتے ہوئے اُس پر ہرگز بدگمانی نہ کی جائے کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ دوسروں پر بدگمانی کر کے اپنے دل جلانے والوں کی خود اپنی ہی بربادی ہے، حضرت سیِّدُنا مَکْحُول دِمَشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: جب کسی کو روتا ہوا دیکھو تو تم بھی رو پڑو اور اُسے رِیا کار نہ سمجھو، میں نے ایک دَفعہ (دَف۔عَہ) کسی رونے والے شخص کو ''رِیا کار'' تصوُّر کیا تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۱۰۷)

یادِ نبی میں رونے والا ہم دیوانوں کو
لاکھ پرایا ہو وہ پھر بھی اپنا لگتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیا کار بیوقوفوں کا سردار ہے!

کسی کو دُعا وغیرہ میں روتا دیکھ کر بغیر واضح قرینے کے اُسے رِیا کار سمجھنے والا بے شک گنہگار اور نارِ جہنَّم کا حقدار ہے البتّہ خود رونے والے کو 112 بار غور کر لینا چاہئے کہ وہ کیوں رو رہا ہے! اگر رِیا کا شائبہ بھی ہو تو جب تک اِصلاح نہ ہو لے رونے سے باز رہے۔ یقیناً رِیا کار بے وُقوفوں کا سردار ہے کہ کسی انسان کو اپنی ذات سے مُتأَثِّر کرنے، اُس کی طرف سے تعریفی کلمات سننے کی عارِضی لذّت پانے، اپنے آپ کو اُس کی نظر میں نیک بندہ بنانے کی تمنّا پر کہ وہ اِس کی طرف بہ نگاہِ تحسین (یعنی پسندیدگی کی نظر سے) دیکھے اور یہ دل ہی دل میں لُطف اندوز ہو اور مَحض اس معمولی سی لذّت کے لئے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والے عظیمُ الشّان

اِنعامات کو داؤ پر لگا دیتا ہے اور اِس کی محرومی کی انتہا دنیا میں بھی یہ ہے کہ اکثر خود اِس پھٹکار کے حقدار رِیا کار کو پتا تک نہیں چل پاتا کہ دکھاوا کر کے جس کی نظر میں نیک بننا چاہتا تھا وہ مُتأَثِّر بھی ہوا یا نہیں! بالفرض وہ مُتأَثِّر ہو بھی گیا اور اس نے پیچھے سے کوئی تعریف کر بھی دی تب بھی عام طور پر اپنے بارے میں تعریفی کلمات سننا کم ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے! اور اگر کسی نے منہ پر تعریف کر بھی دی تو ہلاکت ہی میں اضافہ ہوگا۔ یقین مانئے! اگر کسی آہ وزاری کرنے اور رونے والے یا عبادت کا اظہار کرنے والے کے بارے میں لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ **رِیا کاری** کر رہا ہے پھر تو اُس سے ٹھیک ٹھاک بدظن ہو جائیں تو اب غور کرلے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو سب کچھ معلوم ہے تو ایسی صورت میں اُس عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کس قدر شدید ہوتی ہوگی!

آج بنتا ہوں مُعزّز جو کھلے حشر میں عیب
ہائے رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۱)

اعمال ضائع ہو جائیں گے

رِیا کاری سے بچنے بچانے کا جذبہ بڑھانے کی نیّت سے اِس ضِمن میں بطورِ ''نیکی کی دعوت'' چند آیات وروایات پیش کی جاتی ہیں۔ یقیناً دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان رِیا کاروں کے عمل کا ثواب **ضائع** ہو جائے گا۔ چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قراٰن ''**کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان**'' صَفْحَہ 418 تا 419 پر پارہ 12 **سُوْرَۂ ھُوْد** آیت نمبر 15 میں ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جو دُنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

www.dawateislami.net

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیا کاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظُلم نہیں کیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری ج ۷ ص ۱۳)

رِیاکاریوں سے بچا یاالٰہی
بنا مجھ کو مُخلِص بنا یاالٰہی

رِیا کارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''رِیا کاری'' صَفْحہ 16 پر ہے: تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مَخْزَنِ جُود وسخاوت، پیکرِ عَظَمت و شَرافت، مُحسنِ اِنسانیَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی رِیا (یعنی دِکھاوا) ہو۔''

(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ۱ ص ۳۶ حدیث ۲۷)

دکھاوے سے مجھ کو الٰہی بچانا
مجھے اپنی رحمت سے مُخْلِص بنانا